قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

رسالہ

جذباتِ وفاداری

مع

دیگر مضامین خاص

مرتبہ

محمد شمس الدین صدیقی منصف وظیفہ یاب کالی کمان

مطبوعہ

اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز
حیدرآباد دکن

سلسلہ اشاعت ۴۴ — غرہ ذیحجہ ۱۳۵۸ھ — تعداد طبع ۳۰۰

فہرست مضامین جذبات وفاداری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وفاداری و جاں نثاری

سلطنت کی خیر خواہی اور بادشاہ کی وفاداری اور رعایا پروری کا جوہر اگر تاریخ حیدرآباد میں ڈھونڈا جائے تو قدیم سے امراء پائیگاہ میں پایا جاتا ہے اسی وجہ سے خاندان شاہی سے ان کے تعلقات وابستہ ہو گئے تھے۔ نواب ابو الفتح خان تیغ جنگ مرحوم کو نواب میر نظام علیخاں بہادر آصف جاہ ثانی کے دربار سے شمس الدولہ شمس الملک شمس الامراء کے خطابات مرحمت ہوئے فوج کے لئے لاکھوں روپیے کی جاگیریں سرفراز فرمائی گئیں آپ کی فوج کے سوار شجیع اور معقول تنخواہ پانے والے تھے اپنے خاندان میں بھی فوجی روح پھونکی تھی چنانچہ اپنے چار رشتہ داروں امجد الملکؒ سردار الملکؒ امام الملکؒ اعظم الملکؒ کو فوجی تعلیم دے کر افسر اعلیٰ بنایا تھا۔

آپ ہمیشہ کمر بستہ شمشیر بکف بادشاہ کی ڈیوڑھی پر حاضر رہتے تھے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضور نے یاد فرمایا آپ غیر حاضر ہوں لڑائیوں میں بادشاہ کے ساتھ رہ کر آپ کی فوج نے نمایاں فتح حاصل کی مخالفین کی سرکوبی میں خاطر خواہ حصہ لیا ایک دفعہ مدار المہامی کی خدمت آپ کے لئے تجویز ہوی. آپ نے عرض کیا کہ سپاہی کو سیاسیات سے کیا تعلق۔ اس خدمت کو قبول نہیں فرمایا۔ بحالت سفر پانگل کے مقام پر ۱۲۰۵ھ میں انتقال کیا، میت حیدر آباد لائی گئی حضرت برہنہ شاہ قدس سرہٗ کے مقبرہ میں دفن کی گئی۔

مرحوم کے فرزند نواب محمد فخر الدین خاں کی دس سال کی عمر تھی کہ سر سے سایہ پدری اٹھ گیا۔ حضرت آصف جاہ ثانی بادشاہ وقت کی سرپرستی میں آپ نے خوب نام نکالا۔ پیشگاہ خسروی سے موروثی خطابات تیغ جنگ شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا (ثانی) کے ساتھ امیر کبیر کا جلیل القدر جدید خطاب بھی سرفراز ہوا۔ ۱۲۱۵ھ میں جب کہ آپ کی عمر بیس سال کی تھی بشیر النساء بیگم صاحبہ (دختر حضرت میر نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی) سے آپ کا

کی تعلیم مفت دی جاتی تھی۔ ۱۲۷۵ھ سے چند طالب علموں کو انگریزی ڈاکٹروں کے ذریعہ سے طبابت انگریزی کی تعلیم دلائی جس سے وہ لوگ فن مذکور میں لائق ہو کر حیدر آباد کے مشہور اطبا بنے۔ انھیں میں سے ڈاکٹر محمد اشرف صاحب (والد نواب لقمان الدولہ) اور ڈاکٹر محمد فیض اللہ خاں صاحب تھے۔

نواب محمد فخر الدین خان کو عمارات کا بھی شوق تھا۔ ان عمارتوں میں سے باغ جہاں نما بھی بہت مشہور عمارت ہے جو ۱۲۴۰ھ میں تیار ہوئی۔ اس کے علاوہ محل سرا، دیوانخانہ، مبارک محل، کمان شمس الامرا، آئینہ خانہ، آبدار خانہ، سرد محل، بارہ دری خسرو مسجد بازار شمس الامرا ہے۔ تعمیرات ہی کا شوق کہنا چاہیئے کہ جب سڑک کے نام سے کسی کے کان آشنا نہ تھے اس وقت اپنی دیوڑھی کے پاس سڑک کا نمونہ بنایا جو اب تک مسٹر جان کی سڑک کے نام سے مشہور ہے۔

گورنمنٹ انگریزی میں بھی وفادار اور جان نثار تسلیم کیے گئے۔ ہندوستان کے مشہور غدر میں منجانب سرکار عالی گورنمنٹ انگریزی کا ساتھ دیا جس کے صلہ میں آپ کو تیس ہزار کے تحائف سرکار انگریزی سے مرحمت ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے (۱) نواب محمدؒ فرید الدین خاں۔ (۲) نواب بدر الدین خاں معظم الملک (۳) نواب محمدؒ سلطان الدین خاں بشیر الملک (۴) نواب محمدؒ رفیع الدین خاں عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر (۵) نواب محمدؒ رشید الدین خان اقتدار الملک شمس الامرا امیر کبیر ۱۹ ار شوال ۱۲۷۹ھ میں آپ نے انتقال کیا آپ کے زمانہ تک پائیگاہ مجموعی طور پر ایک ہی جگہ تھی بعد میں تعلقات وجمعیت ونقدیات کے دو حصے ہوگئے ایک پر نواب عمدۃ الملک مرحوم اور دوسرے پر نواب وقار الامرا قابض ومتصرف ہوئے۔

نواب محمدؒ رفیع الدین خاں بہادر عمدۃ الملک ۱۱ر شوال ۱۲۲۰ھ میں تولد ہوئے نواب میر نظام علی بہادر آصف جاہ ثانی کے نواسہ ہونے کا آپ کو فخر حاصل تھا۔

آپ بھی اپنے والد کی طرح علم دوست غریب پرور وفادار تھے، سرکار انگریزی میں بھی آپ کا بڑا اعزاز تھا۔

حضرت افضل الدولہ بہادر کے بعد حضرت میر محبوب علیخاں بہادر کی صغیر سنی کی وجہ سے آپ بمشورہ سرکار انگریزی نائب حضور متقرر کئے گئے اور نواب سالار جنگ وزیر اعظم کو ہدایت کی گئی

۲۱ ۔ ربیع المنور ۱۲۹۴ھ کو انتقال ہو گیا۔ آپ کے قائم مقام نواب محتشم الدولہ و نواب بشیر الدولہ قرار پائے کچھ عرصہ کے بعد محتشم الدولہ نے انتقال کیا ان کے قائم مقام بھی بشیر الدولہ ہوئے۔

نواب محمد مظہر الدین خان بہادر ۱۲۵۵ھ میں تولد ہوئے چند سال گذرنے پر باپ کا سایہ سر سے جاتا رہا اس لئے آپ کے چچا نواب عمدۃ الملک امیر کبیر کے زیر پرورش رہے ۲۴ شعبان ۱۲۷۶ھ میں نواب افضل الدولہ بہادر کی صاحبزادی پرورش النساء بیگم صاحبہ سے آپ کی شادی ہوئی اسی سال آپ صدر المہام عدالت ہوئے، نواب افضل الدولہ بہادر کے پیشگاہ سے رفعت جنگ بشیر الدولہ کا خطاب مرحمت ہوا نوب محبوب علی خاں بہادر کے دربار سے امیر اکبر عمدۃ الملک اعظم الامرا آسمانجاہ کا خطاب عنایت ہوا۔ اور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جانب سے کے سی آئی ای کا تمغہ ملا اور فرمان کے الفاظ پڑھ کر سنائے گئے، آپ بالطبع نیک شگفتہ رو خندہ دہن مخیر اور غریب پرور اور وفادار وخیر خواہ سلطنت تھے۔ حضرت غفران مکان آپ کو بہت عزیز رکھتے اور خیر خواہ سمجھتے تھے، آپ کو عمارات کا بھی شوق تھا۔ بشیر باغ، آسمان گڑھ، عمدہ ساگر کی کوٹھی، شہر کی دیوڑھی

مشہور تھے، حسن اخلاق کیسا تھ حسن صورت کا جوہر بھی تھا۔ ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ہ
میں آپ نے انتقال کیا۔

اگلی اور پچھلی وفاداری

خداوند عالم کی عنایت و مہربانی سے ابتدائے قیامِ سلطنت
سے آج تک حیدر آباد کی رعایا کو بادشاہان وقت سے نہ صرف
محبت و عقیدت رہی بلکہ عشق ہے سلاطین کی رعیت پروری و
شفقت کا حال تو زبان زد خاص و عام ہے لارڈ رپن وائسرائے
ہند نے سنہ ۱۳۰۱ہ میں حضرت غفران مکان کی تخت نشینی کے موقع پر
اپنی تقریر میں حیدر آباد کی رعایا و سلاطین کے خوش گوار تعلقات
کی تعریف فرمائی اور سلاطین کے عمل کو پسند کیا اور اس پر معمل
ہونے کی ہدایت کی۔

حضرت غفران مکاں علیہ الرحمہ ایک دفعہ وائسرائے وقت کو
جواب دیا تھا کہ مجھکو رعایا پر بھروسہ ہے اور رعایا کو مجھپر اعتماد ہے۔
سنہ ۱۳۱۶ہ اور اس کے بعد کے سنین میں جو جلسے سالگرہ
مبارک کے منعقد ہوئے اور اس میں رعایا کی جانب سے جو